اسلام میں طہارت وپاکیزگی کی اہمیت

از مولانا عبداللطیف   قسط نمبر ۲

وضو کے آداب واحکام

(۱) وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم)

(۲) وضو کرنے سے پہلے (بسم اللہ) پڑھنا ضروری ہے۔ (ترمذی، بیہقی)

(وضو کا مسنون طریقہ)

حضرت حمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پہلے اپنی ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کیا پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا، اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا مسح کے بعد اپنا دایاں پاؤں ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا اور اس طرح بایاں پاؤں ٹخنے تک تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری مسلم)

(۴) وضو سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ "نویت ان اتوضاء" ادا کرنا سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔

(۵) دوران وضوء مختلف اعضاء دھوتے وقت مروجہ دعائیں پڑھنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

(۶) وضو کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں پڑھنی مسنون ہیں۔

(ا) اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشهد ان محمدا عبدہ ورسولہ (مسلم)

(ب) اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین (ابوداؤد، ترمذی)

(۷) سر کے مسح کا مسنون طریقہ

عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براسہ فاقبل بیدیہ وادبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لائے (بخاری و مسلم)

(۸) صرف چوتھائی سر کا مسح سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

(۹) گردن کا مسح کرنا سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔

(۱۰) سر کے مسح کے ساتھ کانوں کا مسح بھی ضروری ہے۔

(۱۱) کانوں کے مسح کا مسنون طریقہ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براسہ وادخل اصبعیہ السباحتین فی اذنیہ ومسح بابھامیہ علی ظاہر اذنیہ یعنی آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنی شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا نیز اپنے انگوٹھوں سے کانوں کے باہر والے حصہ کا مسح کیا۔ (ابوداؤد' نسائی)

(۱۲) پگڑی پر مسح کرنا جائز ہے (بخاری مسلم)

(۱۳) جس پگڑی پر مسح کیا جائے اسے نماز مکمل کرنے سے پہلے اتارنا نہیں چاہئے۔

(۱۴) موزوں پر اور جرابوں پر مسح کرنا سنت ہے جبکہ وضو کر کے پہنی ہوں۔ (ترمذی ابوداؤد' ابن ماجہ)

(۱۵) مدت مسح مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات ہے۔ (مسلم' ترمذی' نسائی)

(۱۶) جنبی ہونا مدت مسح ختم کر دیتا ہے (ترمذی' نسائی)

(۱۷) روزہ نہ ہو تو دوران وضو ناک میں اچھی طرح پانی چڑھانا چاہئے۔

(۱۸) ہاتھ' پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

(۱۹) وضو کے اعضاء میں کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہئے۔ (ابوداؤد نسائی)

(۲۰) وضو میں اگر ایڑیاں خشک رہ گئیں تو وضو نہیں ہوتا۔ (مسلم)

(۲۱) وضو کے اعضاء ایک ایک بار دھونے جائز ہیں۔ توضاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ (بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

(۲۲) وضو کے اعضاء دو بار دھونے بھی سنت ہے (بخاری)

(۲۳) وضو کے اعضا تین تین بار دھونا سنت ہے اور زیادہ فضلیت کا حامل ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

(۲۴) تین دفعہ سے زیادہ بار دھونا گناہ ہے زیادتی اور ظلم ہے۔ حضرت شعیب کے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص) روایت کرتے ہیں جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئالہ عن الوضو فاراہ ثلثا وقال ھذا الوضوء فمن زاد علی ھذا فقد اساء و تعدی و ظلم یعنی ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کا طریقہ دریافت کرنے آیا تو آپ نے اسے تین بار وضو کے اعضاء دھو کر دکھائے پھر فرمایا۔ وضو کا طریقہ یہ ہے جس نے اس سے زیادہ مرتبہ دھویا اس نے برا کیا۔ زیادتی کی ظلم کیا (نسائی، ابن ماجہ)

(۲۵) ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں لیکن ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا افضل ہے۔

تیمم کے آداب واحکام

فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ ..... (المائدہ ۵/ ٦)

(۱) پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی بجائے پاک مٹی سے تیمم کرنا چاہئے (مائدہ ۵/ ٦)

(۲) وضو اور غسل دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کافی ہے (بخاری، مسلم)

(۳) احتلام کے بعد غسل کرنا فرض ہے لیکن اگر پانی نہ ملے یا عذر ہو تو تیمم کافی ہے۔ (سورہ مائدہ، بخاری، مسلم)

تیمم کا مسنون طریقہ

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام سے بھیجا مجھے (رات کو) احتلام ہو گیا اور پانی نہ ملا۔ میں (تیمم کی نیت سے) زمین پر جانوروں کی طرح لیٹا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما یکفیک ان تقول بیدیک ھکذا ثم ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاھر کفیہ و وجھہ متفق علیہ واللفظ لمسلم، وفی روایۃ البخاری وضرب بکفیہ الارض ونفخ فیھما ثم مسح بھما وجھہ و کفیہ (بلوغ المرام باب التیمم)

ترجمہ:۔ یعنی تجھے اپنے ہاتھ سے اس طرح کرلینا کافی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ ایک مرتبہ زمین پر مارے اور دائیں کو بائیں ہاتھ پر پھیرا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیوں کی پشت اور منہ پر مسح کیا یہ مسلم کے الفاظ ہیں اور بخاری میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا۔ پھر ان دونوں میں پھونک ماری پھر اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

(۵) بیماری کی وجہ سے تیمم کیا جا سکتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۶) اگر پانی نہ ملے تو دس سال تک بھی تیمم کیا جا سکتا ہے لیکن پانی ملنے کے بعد تیمم از خود ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

نواقض وضوو تیمم

(۱) نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے البتہ ٹیک لگائے بغیر نیند یا اونگھ آجائے تو وضو یا تیمم نہیں ٹوٹتا (ابوداؤد)

(۲) محض شک کی بنا پر وضو نہیں ٹوٹتا (مسلم)

(۳) آگ پر پکی ہوئی چیزیں کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا البتہ اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہئے۔ (مسلم)

(۴) کپڑے کی آڑ کے بغیر شرم گاہ کو ہاتھ لگایا جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ورنہ نہیں ٹوٹتا (بلوغ المرام)

(۵) مذی خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (ترمذی)

(۶) ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (ابوداؤد، ترمذی)

(۷) سبیلین (شرمگاہ) سے کسی چیز کا اخراج ناقض وضو ہے۔

(جاری ہے)